میّت کی طرف سے روزے کاحکم

حکم الصّوم عن الميّت

(باللغة الأردية)

المأخوذ من كتاب "المنتقى للحديث فى رمضان"

لفضيلة الشيخ/ إبراهيم بن محمد الحقيل حفظه الله

ترجمہ

شفیق الرحمن ضیاء اللہ مدنی

ناشر

دفترتعاون برائے دعوت وتوعیۃ الجالیات ربوہ

ریاض- مملکت سعودی عرب

islamhouse.com

بسم الله الرحمن الرحيم

٥٤- حكم الصوم عن الميت

میّت کی طرف سے روزے کا حکم

المأخوذ من كتاب" المنتقى للحديث فی رمضان"

لفضيلة الشيخ/ إبراهيم بن محمد الحقيل حفظه الله

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہےکہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہےکہ :" جومرجائے اوراس پرروزے ہوں تو اسکا ولی اسکی طرف سے روزے رکھے " (١)

ابن عباس رضی اللہ عنھما فرماتے ہیں کہ :"ایک آدمی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکرکہنے لگا کہ: اے اللہ کے رسول! میری ماں کا انتقال ہوگیا ہے اوراس پرایک ماہ کے روزے ہیں، کیا میں انکی طرف سے اسے قضا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"اگرتمہاری ماں پرکوئی قرض ہوتا تو تم اسے اداکرتے یا نہیں؟ اسنے کہا کہ :ہاں اداکرتا،آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:"اللہ کا قرض زیادہ مستحق ہے کہ اسے پورا کیا جائے " (بخاری ومسلم)

اوربخاری ومسلم کی ایک (دوسری) روایت میں ہے کہ :"ایک عورت اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائی اورکہنے لگی اے اللہ کے رسول! "میری ماں کا انتقال ہوچکا ہے اوران پرنذرکا روزہ تھا کیا میں انکی طرف سے روزہ رکھوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :"تمہارا کیا خیال ہے اگرتمہاری ماں پرکوئی قرض ہوتا اورتم اسے پورا کرتی توکیا یہ اسکی طرف سے ادا ہوجاتی ؟ اس نے کہا :ہاں ،توآپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"تم اپنی ماں کی طرف سے روزہ رکھو"(٢)

---

(١) بخاری (١٨٥١) مسلم (١١٤٧)

(٢) بخاری (١٨٥٢) مسلم(١١٤٨) اوردونوں روایتوں میں الفاظ مسلم کے ہیں. اوراحمد کی ایک روایت میں ہے کہ :" میری ماں کا انتقال ہوگیا ہےاوران پررمضان کے مہینہ کا روزہ تھا کیا میں انکی طرف سے اسکا قضا کرسکتی ہوں؟ توآپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :"تمہارا کیا خیال ہے اگرتمہاری ماں پرکوئی قرض ہوتا توتم اسکی ادائیگی نہیں کرتی ؟ اسنے کہا :ہاں ، توآپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:" اللہ کا قرض اس بات کا زیادہ مستحق ہے کہ اسے پورا کیا جائے" مسند احمد(٣٦٢/١)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: دریں اثناء کہ ہم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک عورت آئی اوراس نے عرض کی کہ :" میں نے اپنی ماں کوایک لونڈی خیرات میں دی تھی اورمیری ماں مرگئی" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:" تیراثواب ثابت ہوگیا اوراسکا میراث تیری طرف لوٹے گا" اسنےعرض کی :اے اللہ کے رسول! میری ماں پرایک ماہ کے روزے تھے کیا میں انکی طرف سے روزے رکھوں؟ آ پ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : "انکی طرف سے روزہ رکھو" اسنے کہا :" میری ماں نے کبھی حج نہیں کیا تھا توکیا میں انکی طرف سے حج کرسکتی ہوں ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :"انکی طرف سے حج کرو" (١)

فوائد واحکام:-

١- خالص عبادت بدنیہ میں اصل یہی ہے کہ اسمیں نیابت داخل نہیں ہوتی ،لیکن روزہ اس حکم سے مستثنی' ہے، جیسا کہ حج مستثنی' ہے.

حافظ ابن عبدالبررحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ :" نمازکے بارے میں تمام علماء کا اس بات پراجماع ہے کہ کوئی کسی کی طرف سے نہیں پڑھ سکتا

[پہلے صفحہ کا بقیہ]--احمد شاکرنے اس روایت کو صحیح قراردینے کے بعد فرمایا کہ :" اس روایت میں اس بات کی وضاحت ہے کہ مذکورہ سوال رمضان کےسلسلے میں تھا،جبکہ حافظ ابن حجرنے فتح الباری میں اسکی طرف کوئی اشارہ نہیں کیا ہے، اورظاہربات یہی ہے کہ سوال کئی بارہوا ،کبھی تونذرکے روزےکی قضاء کےبارے میں ،اورکبھی رمضان کے سلسلے میں ، اورسوال کرنے والا کبھی تومرد تھا ،اورکبھی عورت تھی"ا.ھ.دیکھئے حدیث نمبر: (٣٤٢٠).

میں مصنف(صاحب المنتقی للحدیث فی رمضان) کہتا ہوں کہ:" شعیب الأرناؤوط کے زیرنگرانی میں مسند احمد کے محققین "رمضان" کے زیا دتی کو غلط ٹہراتے ہیں باوجودیکہ جس مخطوطہ پراعتماد کرکے انہوں نے مسند کی تحقیق کی ہے اسکے بعض اصول میں یہ زیادتی آئی ہوئی ہے. لیکن جوکچہ اس اصول میں ہے وہ "اتحاف المہرۃ" اور"اطراف المسند" کے موافق نہیں ہے.اورمسند کے محققین نے حدیث کوبغیراس زیادتی کے ثابت کیا ہے (٣٤٢٠). اس زیادتی کا شیخ ابن بازرحمہ اللہ نے بھی اپنے بعض دروس میں تذکرہ کیا ہے. اورظاہریہی ہے کہ وہ بھی اسکوثابت مانتے ہیں ،بہرحال دیگرحدیثوں کے عموم رمضان کوشامل ہیں اورصحیح بات یہی ہے کہ یہ نذرکے ساتہ خاص نہیں ہے ،پھرمیں نے وزارت اسلامی اموراورجامعہ اسلامیہ مدینہ کے مشترکہ تعاون سے طباعت شدہ اتحاف المہرہ کے نسخہ کا مراجعہ کیا ، تواسمیں حدیث کوبغیراس زیادتی کے پا یا، اوراسکی تخریج حافظ ابن حجرنے ابن خزیمہ ،ابوعوانہ ،ابن حبان اوردارقطنی (٧/ ١٠١) رقم (٧٤١٩) سےکی ہے جواس بات پردلالت کرتی ہے کہ یہ زیادتی حدیث میں داخل کردی گئی ہے اصل حدیث میں سے نہیں ہے. واللہ اعلم بالصواب.

(١) رواہ مسلم (١١٤٩) وابوداود(٢٨٧٧) والترمذی (٦٦٧) والنسائی فی الکبری(٦٣١٤)وابن ماجة (٢٣٩٤)

چاہے فرض ہویا سنت یا نفل، نہ زندہ کی طرف سے اورنہ ہی مردہ کی طرف سے،اسی طرح زندہ کی طرف سے روزہ رکھنا بھی،کسی شخص کا دوسرے کی طرف سے اسکی زندگی میں روزہ رکھنا کافی نہیں ہوگا،اس بات پرسب کا اجماع ہے اورکسی کا کوئی اختلاف نہیں ،،لیکن جوشخص مرگیا اوراس کے ذمہ کوئی روزہ تھا توقدیم وجدید دونوں دورمیں اس کے بارے میں علماء کا اختلاف رہا ہے."(١)

٢- جب کوئی شخص مرجائے اوراس کے ذمہ کوئی روزہ باقی رہ گیا ہوتودوصورتوں سے خالی نہیں:

أ- روزہ رکھنے کے امکان سے پہلے ہی مرجائے ،یاتووقت کی تنگی کیوجہ سے، یا کسی بیماری یا سفرکے عذرکی بنا پر،یا روزہ پرقدرت نہ رکھنے کی وجہ سے توایسی صورت میں اکثرعلماء کے قول کے مطابق اس پرکوئی چیزنہیں ہے

ب- روزہ کے قضا کے امکان کے بعد مرجائے توسنت یہی ہے کہ اسکی طرف سے اسکا ولی روزہ رکھےگا.

٣- اس میں میت کے اقرباء وغیرہ کی طرف سے میت کے ذمہ باقی روزہ کوپوراکرنے کے جوازکا پتہ چلتا ہے، اورنبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قول(صام عنہ ولیّہ) میں ولی سے مراد میت کےورثاء ہیں اوریہی عام طورسے مراد ہوتے ہے. ورنہ اگرمیت کے ورثاء کے علاوہ اسکے اقرباء یا دورکے لوگ اسکی طرف سے روزہ رکھدیں توجائزہوگا. جیسا کہ قرض کی ادائیگی جائزہوگی

شیخ الإسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ:" نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ کی قضا کومیت کے ذمہ باقی قرض سے تشبیہ دی ہے ،اور قرض کا اداکرنا ہرکسی کی طرف سے درست ہوتا ہے

---

(١) ا.ھ. الإستذکار(٣٤٠/٤) اوراس بات پرقاضی عیاض نے بھی اکمال المعلم (١٠٤/٤) اورقرطبی نے المفہم(٢٠٨/٣-٢٠٩) میں اجماع نقل کیا ہے

توثابت ہوا کہ روزہ بھی ہرکسی کی طرف سے رکھنا درست ہوگا،میت کے لڑکے کے ساتھ خاص نہیں" (١)

٤- میت کی طرف سے نذرکا پورا کرنا واجب نہیں ہے جسطرح اسکے اولیاء پراسکا قرض اداکرنا ضروری نہیں مگرانکی طرف سے احسان وتبرع کے طورپرتاکہ میت پرعائد ذمہ داری پوری ہوجائے. (٢)

٥-جب کسی میت پرکئی دنوں کا روزہ باقی ہواوراسکی طرف سے روزے کی تعداد کے مطابق کئی لوگوں نے ایک ہی دن میں روزہ رکھدیا توایسا کرنا درست ہوگا مگران روزوں میں جن میں تتابع(تسلسل) کی شرط لگائی جائے. جیسے ظہارکے کفارہ کا روزہ، اورقتل کے کفارہ کا تواسمیں ایک ہی شخص مسلسل رکھے گا.(٣)

٦-جب کوئی شخص میت کی طرف سے روزہ رکھنے کوتیارنہ ہوتو اسکے اولیاء اسکی طرف سے ہردن کے بدلے ایک مسکین کوکھانا کھلائیں گے گرچہ اسکے ترکہ ہی سے کیوں نہ ہو"(٤)

٧-اگرورثاء میت کی طرف سے روزہ رکھنے کیلئے کسی کوکرایہ پررکھیں تویہ درست نہیں ہوگا ، اسلئے کہ تقرب وثواب کے کاموں میں کسی کوکرایہ پررکھنا جائزنہیں .(٥)

---

(١)مجموع الفتاوی(٣١١/٢٤) وانظرالمغنی(٤٠٠/٤) وفتح الباري(١٩٤/٤) والشرح الممتع(٤٥٢/٦).

(٢)دیکھئے المغنی (٣٩٩/٤-٤٠٠) والشرح الممتع(٤٥٠/٦) اوروجوب کے امرسے قرینہ صارفہ اللہ کا مندرجہ ذیل فرمان ہے ﴿وَلاَ تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى﴾(الأنعام:١٦٤) "کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا" اوراسلئے بھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ کے قضاکوقرض کے ادائیگی سے تشبیہ دی ہے. اورولی وسرپرست پرقرض کی ادائیگی واجب وضروری نہیں ہے.

(٣) اما م بخاری رحمہ اللہ نے حسن بصری سے تعلیقا روایت کیا ہے کہ :((إن صام ثلاثون رجلا یوما واحدا جاز)) "کہ ایک ہی دن میں تیس آدمیوں نے روزہ رکھ دیا توجائزہوگا" اوردارقطنی نے اسے موصول قراردیا ہے. جیسا کہ حافظ ابن حجررحمہ اللہ نے فتح الباری (٤/ ١٩٣) میں ذکرکیا ہے. دیکھئے الشرح الممتع(٣٥٢/٦-٣٥٣).

اورشیخ ابن بازرحمہ اللہ نے بھی حدیث کے مطلق ہونے کی بنا پراس مسئلہ میں یہی بات کہی ہے.اور میت کے کفارہ کے روزوں کے سلسلے میں فرمایا :" جماعت پراسکوتقسیم کرنا صحیح نہیں ہے بلکہ اسکوایک ہی شخص پے درپے رکھے گا جسطرح اللہ رب العزت نے اسے مشروع قراردیا ہے" ا.ھ مجموع فتاوی ابن باز(٣٧٥/١٥).- (٤)الشرح الممتع (٤٥٦/٦).

(٥) الشرح الممتع (٤٥٦/٦) اوراسکوبدل حج پرقیاس کرنا صحیح نہیں ہےجیسا کہ لوگ موجودہ زمانے میں پیسہ دیکرحج بدل کرواتے ہیں اسلئے کہ حج بدل یا نیابت کیلئے دفع کردہ مال حج کے سفرکا خرچہ ہوتا ہے ،اوربسا اوقات آدمی اس نفقہ میں.

٨-اگرکسی شخص نے محرّم کے روزہ رکھنے کی نذرمانی اورذی الحجہ ھی میں اسکا انتقال ہوگیا تواسکی طرف سے قضا نہیں کیا جائے گا، اسلئے کہ اسنے واجب کا زمانہ پایا ہی نہیں، جیسے کہ کوئی شخص رمضان کی آمد سے پہلے ہی انتقال کرجائے.(١)

٩-جس شخص پررمضان کے بعض ایام کے روزے واجب ہوں اوراسنے اپنے کسی ایسے قریب کی طرف سے روزہ رکھنا چا ہا جس پرقضا یا کفارہ یا نذرکا روزہ رکھنا باقی ہے تواس پرواجب ہے کہ پہلےاپنی طرف سے واجب روزوں کوپوراکرے پھراپنے قریب یا رشتہ دارکی طرف سے روزہ رکھے" (٢)

١٠- قضاء کے روزوں میں صحیح یہی ہے کہ تتابع کی شرط نہیں لگائی جائے گی ، البتہ افضل یہی ہے کہ اسکومسلسل پوراکرے، اسلئے کہ یہ اداء کی حکایت ہے.(٣)

١١- عید کا دن دومہینوں کےروزوں کےتسلسل کو ختم نہیں کریگا .(٤)

وصلى الله وسلم على نبينا محمد وعلى آلہ وصحبہ أجمعين

محتاج دعا:

abufaisalzia@yahoo.com

بقیہ صفحہ سابق کا (.. اعتدال سے کام لے کراسمیں سے کچھ بچا بھی لیتا ہے. اسی لئے علماء نے اس شخص کوحج کا وکیل بنانے کونا پسند کیا ہے جسکا مقصد صرف اس حج کے ذریعہ مال جمع کرنا ہو

(١) الشرح الممتع (٤٥٦/٦)

(٢) فتاوى اللجنة الدائمة (٢٤٩٧)

(٣)فتاوى ابن جبرين (١٢٥)

(٤) فتاوى ابن جبرين (١٠٢).